شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۲ | ۲ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲۳ رجب ۱۳۶۷ھ | ۲ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲۴

اخبار احمدیہ

لاہور یکم احسان۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

اب مغربی پنجاب کی کابینہ میں توسیع قائداعظم کے مشورے سے ہوگی

خان ممدوٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش نہ ہو سکا

لاہور ـــــ نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ـــــ یکم مئی

مغربی پنجاب کی مسلم لیگ پارٹی کا ہنگامی اور غیر معمولی اجلاس وزارتی گتھلک کو وا کرنے اور مستعفی و غیر مستعفی وزراء کے مناقشات پر غور و خوض کرنے کے لئے آج ٹھیک ۹½ بجے اسمبلی چیمبر میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ میاں محمد ممتاز دولتانہ ۹ بجکر ۱۰ منٹ پر پہنچے۔ میاں افتخارالدین علالت طبع کے باوجود اجلاس میں شریک ہوئے۔

سب سے پہلے خان ممدوٹ نے تمام رام کہانی بلا کم و کاست بیان کی۔ اور وزراء کے بیانات پر تنقید و تبصرہ کیا۔ اس کے بعد میاں محمد ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات نے ٹکنیکل انداز میں جوابی تقریریں کیں۔ وزارتی تقریروں کے بعد ممدوٹ اور دولتانہ گروپ کے متعدد صاحب جذبات ہو رد و بدلتے رہے۔ دولتانہ گروپ میں سے لاجہ سید اکبر نے قائداعظم پر کامل اعتماد کی آڑ میں خان ممدوٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش کرنا چاہا۔ لیکن خان ممدوٹ نے یہ کہہ کر اسکے پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ کہ اس طرح رسمی و غیر رسمی ریزولیوشن پاس کر کے آئے دن اعتماد و غیر اعتماد کی تحریکیں کرنا قائداعظم کے شایان شان نہیں۔ لہٰذا میں اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پارٹی کی اکثریت نے بھی ریزولیوشن کے خلاف آوازیں بلند کیں۔ اور راجہ صاحب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ خان ممدوٹ نے پارٹی کو یقین دلایا۔ کہ وہ قائداعظم کو اپنا محبوب قائد و راہنما جانتے ہیں۔ اور ہرگز کوئی قدم ان کی مرضی کے خلاف نہیں اٹھائینگے۔ ریزولیوشن کے خلاف اکثریت کی طرف سے اس قدر غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ کہ اگر پیش ہو بھی جاتا۔ تو بری طرح گر جاتا۔

پارٹی بازوں کے علاوہ بھی دو تقریریں ہوئیں۔ نیازی صاحب نے اس سارے مخمصے کو ملت اسلامیہ کے مطالبات کو پورا نہ کرنے کی سزا قرار دیا۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے اس

(باقی صفحہ ۸ پر)

جنوبی وزیرستان کے پولٹیکل ایجنٹ کی ہلاکت

پشاور یکم جون۔ ویک پریس نوٹ میں نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنوبی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ پی۔ ٹی ڈنکن پر اچانک ایک شخص نے حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ ان کے محافظانے حملہ آور کو گولی سے اڑا دیا۔

٭ کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں حکومت حیدرآباد کیساتھ ہیں

کوئٹہ یکم جون۔ گورنر جنرل پاکستان کے کیمپ سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد کی "مجلس اتحاد المسلمین" کے بعض نمائندے اطلاع دئے بغیر آج یہاں پہنچے۔ اور قائداعظم سے ملاقات کرنیکی خواہش ظاہر کی۔ قائداعظم کی طرف سے انہیں مطلع کر دیا گیا۔ کہ قائداعظم حیدرآباد کی کسی سیاسی پارٹی کے نمائندوں سے ملاقات کیلئے تیار نہیں ہیں کیونکہ وہ اس قسم کی ملاقاتوں کو مناسب نہیں سمجھتے۔ ساتھ ہی قائداعظم نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ حیدرآباد ایک آزاد خود مختار ریاست ہے۔ اور اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو انڈین یونین میں شامل ہو۔ اور اگر پسند کرے۔ تو اپنی آزادی و خود مختاری کو برقرار رکھے۔ انڈین یونین کو اسکی اس آئینی پوزیشن کا اچھی طرح علم ہے حکومت ہند کو تشدد اور اسی قسم کے دوسرے طریقوں سے حیدرآباد کو انڈین یونین میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ طریق اخلاق اور انصاف کے خلاف ہے یہ حقیقت ہے کہ نہ صرف پاکستانی مسلمانوں کو بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو حکومت حیدرآباد سے ہمدردی ہے۔

عرب لیڈر سلامتی کونسل کی تجاویز منظور کر لیں گے

بیت المقدس یکم جون۔ سلامتی کونسل نے فلسطین میں لڑائی بند کرنے کے لئے جو میعاد مقرر کی ہے وہ کل صبح ساڑھے چار بجے ختم ہو رہی ہے کونسل کے آخری ریزولیوشن کے متعلق جس میں چار ہفتوں کیلئے لڑائی بند کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ عرب لیڈر عمان میں اور یہودی نمائندے تل ابیب میں اپنا اپنا قطعی جواب تیار کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عربوں نے اپنا جواب تیار کر لیا ہے۔ عزام پاشا کے یہاں پہنچنے پر اسے قطعی اور آخری صورت دے دی جائیگی۔ نقراشی پاشا نے قاہرہ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ عرب سلامتی کونسل کی اس تجویز کو منظور کر لینگے۔ بین الاقوامی ثالث کاؤنٹ برنڈاٹ آج تل ابیب میں موسیو شرتوک سے بات چیت کرنیکے بعد عمان پہنچ گئے ہیں۔ جہاں آپ عرب لیڈروں سے گفت و شنید کرینگے۔

تل ابیب سے چار میل شمال مشرق میں گھمسان کی لڑائی

بیت المقدس یکم جون۔ خبر آئی ہے کہ اسرائیلی حکومت کے صدر مقام تل ابیب سے چار میل شمال مشرق میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اسبات کا کافی امکان پیدا ہو گیا ہے کہ عنقریب تل ابیب باقی فلسطین سے بالکل کٹ جائیگا کیونکہ وہ تین اطراف سے حملوں کی زد میں آیا ہوا ہے۔ شمال کی جانب سے عراقی فوجیں اسکے بالکل قریب پہنچ چکی ہیں۔ اور مشرق کی طرف سے شرق اردن کی فوجیں بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ جنوب کی جانب سے مصری فوجوں کی یلغار بدستور جاری ہے اور یہ حملے ہر گھڑی زور پکڑتے جا رہے ہیں۔

اوڑی کے محاذ پر شدید گولہ باری

تراڑکھل یکم جون۔ آج آزاد فوج کے توپخانے نے اوڑی کے محاذ پر بڑے جوہر دکھائے۔ ہندوستانی فوج کا ایک دستہ پل کرنیکی کوشش کر رہا تھا۔ اسکو بھی گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا جسکے نتیجہ میں چار ہندوستانی بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ اکھنور کے علاقے میں ہندوستانی سپاہیوں نے بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کی مدد سے آگے بڑھنے کی

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چالیس برس پیشتر

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے مجاہد اسلام سوئٹزرلینڈ)

(۱)

۲۶ر مئی کا دن ایک ایسی جدائی کی یاد دلاتا ہے جس کا نقشہ زمین و آسمان نے گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس کے عرصہ میں صرف ایک بار دیکھا ہے۔ ۲۶ر مئی کو ایک ایسا وجود (علیہ السلام) اس عالم سے الوداع ہوا۔ جس کو مخاطب کر کے خدا تعالےٰ نے فرمایا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ خدا کے مرسل اقوام عالم کے منتظر۔ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ایسا امر نہیں کہ جسے حضور کے وہ خدام بھول سکیں۔ جنہیں یہ حادثہ پیش آیا۔ یقیناً وہ صحابہ جنہوں نے اس صدمہ کو اٹھایا آج کے دن اپنے دلوں میں ایک یاد تازہ کریں گے زمانہ مسیح موعودؑ کی یاد۔ جبکہ ان کے درمیان خدا کا ایک عظیم الشان نبی چلتا پھرتا تھا۔ جب وہ اُس کے مُنہ سے پاک کلام سنتے اور اُس کی خدمت بجا لانے کا شرف و فخر حاصل کرتے تھے۔ آج وہ عظیم الشان ہستی اس دُنیا میں نہیں ہے ہم جنہوں نے اُس وجودؑ کو نہیں دیکھا۔ اب اسے کبھی بھی اس دُنیا میں نہ دیکھ سکیں گے۔ ہمارا افسوس اور غم اور دُکھ اُن سے زیادہ ہے کہ جنہوں نے اُس مقدس وجودؑ کو دیکھ کر اپنی رُوحانی پیاس بجھائی۔

(۲)

لیکن نہیں، نہیں، ہم اُسے دیکھ رہے ہیں اور اُسے دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔ خدا کا نبی ایک درخت ہوتا ہے۔ جو علاوہ اور باتوں کے اپنے پھل سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ ہم آج اُن پھلوں کو مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جو اس آسمانی درخت کے اصل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جو اُس کے شیریں ہونے کی گواہی مہیا کر رہے ہیں۔ اس درخت کا پھیلاؤ آج سے چالیس برس پیشتر یقیناً ایسا وسیع نہیں تھا جیسا کہ آج۔ اس کے پھلوں کی کثرت یقیناً اتنی نہیں تھی۔ جتنی کہ آج پس ہم غمگین کیوں ہوں۔ ہم خوش ہیں۔ کہ ہم نے پھلوں کے زمانہ کو پایا۔ پھل درخت سے جدا نہیں ہوتا۔ ہم پھل کیساتھ درخت کو بھی پاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جس عمارت کی بُنیادیں رکھی تھیں۔ آج ہم اُس کی دیواریں اٹھتی دیکھ رہے ہیں۔ کیسا خوش قسمتی کا زمانہ ہے۔ بیشک حضور علیہ السلام نے اپنی کامیابی کو اپنے زمانہ میں دیکھا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ آج اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دُنیا میں واپس آئیں۔ تو اس درخت کی بارآوری اور اس عمارت کی سربلندی کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کے حضور ایک لمبے اور مسلسل سجدۂ شکر میں گر جائیں۔

(۳)

بے شک یہ درخت ترقی کر چکا ہے اور یہ عمارت وسعت اختیار کر رہی ہے لیکن کیا یہ پھیلاؤ۔ اور یہ وسعت اتنی ہے کہ ساری دُنیا کو اپنے اندر لے لے؟ نہیں۔ اس لحاظ سے منزل ابھی بہت دُور ہے۔ گو موجودہ ترقی مومنین کے ایمانوں کو بڑھاتی ہے۔ اور جب وہ دنیا کے کونہ کونہ میں ایک قلیل عرصہ میں پھیل جانے والے تبلیغی مراکز کا حال پڑھتے ہیں۔ تو ان کے قلوب مطمئن ہوتے اور ان کے ایمان پختگی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن دنیا کیا کہتی ہے۔ دنیا کے ایک کثیر حصہ نے ابھی اس آواز پر کان نہیں دھرا۔ انہیں اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اُن کی نظروں کے سامنے یہ درخت اور یہ عمارت ابھی نہیں آئی۔ ابھی ہمیں اس عمارت کو اور زیادہ بلند کرنا ہے۔ اور اس درخت کی اور زیادہ آبیاری کرنی ہے تا دُنیا کی سب عمارتوں سے یہ عمارت بالا ہو۔ اور دنیا کے باغات کے درختوں سے اس درخت کی سربلندی لوگوں کے لئے جاذبِ نظر ہو۔ لیکن یہ سب کچھ کام طلب ہے۔ حقیقی قربانی۔ مسلسل جدوجہد۔ اور پیہم مساعی چاہتا ہے یوں از خود تو یہ سرانجام نہ پا سکے گا۔ یہاں سے ہماری ذمہ داری شروع ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے درخت لگایا عمارت کی بُنیاد رکھ دی۔ حضور کے صحابہؓ نے تعاون فرمایا۔ اور دین کی خدمات کیں۔ اب تو یہ بوجھ ہمارے ہی کمزور کندھوں پر ہے۔

(۵)

اے خدا۔ تو جو رحیم و کریم ہے تو ہماری دستگیری فرما۔ ہماری کمزوریوں پر نگاہ رکھ اور اپنی قدرتوں کے ساتھ انہیں دُور فرما۔ یہ ذمہ واری جو تُو نے ہمیں عنایت فرمائی ہے۔ ہم اس کے لئے تیرے بڑے ہی شکر گذار ہیں۔ ہم جیسا خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ اگرچہ ہم نے تیرے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ بوجہ اس ذمہ داری کو اُٹھانے کے ہم اس مقدس وجودؑ کو آج دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے وجود میں خاتم الانبیاء سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ اب تو تو ہمیں توفیق بخش کہ ہم تیرے عاجز بندے اس کام کو باحسن وجوہ بجا لائیں کہ جس کے لئے تو نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اے خدا دنیا میں تاریکی زوروں پر ہے ہمیں نور اور روشنی سے بھر دے۔ تا ہم روحانیت کے جگنو بن کر اندھی دُنیا کو راستہ دکھا سکیں۔ آمین اللھم آمین

ہمارے پاس ہے جو کچھ تمام دینا ہے

ہر اک بشر کو پھر اللہ کا پیام دینا ہے
اُٹھو اُٹھو کہ اگر اسکے احمدی ہو تم
تمہیں سے آج ہے وابستہ غلبۂ اسلام
تمہیں کو جانا ہے دُنیا کے کونے کونے میں
طلب اگر ہوں محمدؐ کے نام پر جانیں
خدا کی راہ میں انکار ہے بھلا کسکو؟

مسیح وقت کا گھر گھر سلام دینا ہے
تمہیں نے کُفر کے طوفان کو تھام دینا ہے
تمہیں نے آج صحابہ کا کام دینا ہے
تمہیں نے سب کو محبت کا جام دینا ہے
تو سب سے پہلے تمہیں اپنا نام دینا ہے
جو کچھ بھی مانگے ہمارا امام دینا ہے

متاع و جان ہو دل ہو دماغ ہو تنویرؔ
ہمارے پاس ہے جو کچھ تمام دینا ہے

امسال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء

ہر سال میٹرک پاس کرنے کے بعد واقفین زندگی طلباء کو دفتر ہذا اعلیٰ تعلیم کے لئے ان کی طبیعت اور حالات کی مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کالجوں میں داخل کرانے کا انتظام کرتا ہے۔ اور ان طلباء کی حتی الوسع مالی امداد بھی کرتا ہے جو ذہین۔ مخلص محنتی اور خادم احمدیت ہوں اور اُن کے مالی حالات ان کو اعلیٰ تعلیم میں روک بنتے ہوں۔ لہذا اس دفعہ بھی بذریعہ اعلان ہذا میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ خدمت اسلام کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ تو اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا کہ نتیجہ نکلنے سے پہلے پہلے ان کے کوائف وغیرہ حاصل کئے جا سکیں۔ اور نتیجہ نکلنے کے معاً بعد انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔ پس ایسے طلباء کو چاہئیے کہ وہ دفتر ہذا سے فارم معاہدہ وقف زندگی منگوالیں۔ اور اُس کو پُر کر کے واپس ارسال کر دیں۔ اور علیحدہ کاغذ پر مندرجہ ذیل امور بھی تحریر کریں:-

(۱) اُن کے والدین کا ان کے متعلق آئندہ کیا پروگرام ہے۔

(۲) کون سے مضامین لئے ہوئے تھے۔

(۳) والدین کی اوسط ماہوار آمد کیا ہے اور اس پر کتنے افراد کا گذارہ ہے۔

(۴) کس کالج میں داخل ہونے کا ارادہ ہے۔ اور کیوں؟

(۵) کن مضامین سے دلچسپی ہے۔

(۶) صحت کیسی ہے؟

(وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

ضروری اعلان

صوفی محمد یعقوب صاحب ڈسپنسری اسشفاخانہ جودھامل بلڈنگ لاہور کی رُخصت چار ماہ ختم ہو چکی ہے۔ اور وہ ابتک حاضر نہیں ہوئے۔ صوفی صاحب خود یا ان کو جاننے والوں میں سے جس کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ وہ ان کو اطلاع کر دے۔ اور صوفی صاحب فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

الفضل روزنامہ
۲ جون ۱۹۴۸ء

فلسطین

یو۔ این۔ او نے امریکن اور روسی تجاویز کو نامنظور کرنے کے بعد برطانوی تجویز کسی قدر ترمیم کے ساتھ منظور کر لی ہے۔ اس تجویز کے مطابق فلسطین کی جنگ ایک ماہ تک بند کر دی ہوگی۔ اس عرصہ میں کوشش کی جائیگی۔ کہ عربوں اور یہودیوں کو ایک دوسرے کے نزدیک لایا جائے۔ اور کوئی ایسا تصفیہ کیا جائے۔ جو دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔ روسی نمائندہ کے اس الزام پر کہ برطانیہ فلسطین میں ریاستیں قائم ہونے نہیں دینا چاہتا۔ اور اس کی حیثیت بطور ایک نوآبادی کے رکھنا چاہتا ہے۔ برطانوی نمائندہ نے یہی کہا ہے۔ کہ یو۔ این۔ او کسی جنگی اقدام سے فلسطین میں امن قائم نہیں کر سکتی۔ اگر وہ ایسی کریگی۔ تو اس کی پوزیشن اسی طرح ایک تیسری پارٹی کی ہوگی جس طرح برطانیہ کی رہی ہے۔ اور جو ایک مدت تک اس مسئلہ کو باحسن طریق سلجھانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ مگر ناکام ہوا ہے۔

اس تجویز میں امریکہ نے جو ترمیم پیش کی تھی۔ وہ ترمیم بھی منظور کر لی گئی ہے۔ اور وہ ترمیم یہ ہے کہ اس عارضی امن کے دوران میں تمام اقوام یہودیوں اور عربوں کو اسلحہ مہیا کرنا بند کر دیں۔ دراصل امریکہ یہی چاہتا تھا۔ اسکی اپنی تجویز کا مدعا بھی یہ تھا۔ کہ برطانیہ کا جو معاہدہ عرب ممالک کو اسلحہ مہیا کرنے کا ہے۔ اس میں روک پڑ جائے۔ چنانچہ وہ اس ارادہ میں کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ شرط عربوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ امریکہ اگر اپنے اسلحہ فروخت کرنے سے بندش بتاتا۔ تو امریکہ اور برطانیہ میں اختلاف کی خلیج وسیع ہونے کا خطرہ تھا۔ کیونکہ اس صورت میں ایک طرف تو برطانیہ معاہدہ کے پیش نظر عربوں کو اسلحہ مہیا کرتا اور دوسری طرف یہودی آسانی سے امریکہ سے سامان حرب خرید سکتے۔ اور جنگ تیز ہو جاتی۔ یہ ممکن تھا کہ اس کے باوجود بھی اگر امریکہ اور طرح سے یہودیوں کو مدد دینے سے باز رہتا۔ تو عرب بوجہ اپنی پوزیشن کے آخر میں کامیاب ہو سکتے۔ لیکن امریکہ کا باز رہنا آسان نہ تھا۔ چنانچہ یہودیوں کے قرضہ کا معاملہ ہمارے سامنے ہے۔ پہلے تو یہی خبر شائع ہوئی تھی کہ ٹرومین نے وزمین یہودی سے قرضہ دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ لیکن بعد میں مسٹر مارشل کی طرف سے لاعلمی اور مسٹر ٹرومین کی طرف سے تردید شائع ہوئی۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ بعد میں تصفیہ کرنے کی طرف زیادہ مائل ہو گئے تھے۔ چنانچہ پاس شدہ تجویز کا معہ امریکن ترمیم کے پاس ہو جانا صاف بتا رہا ہے۔ کہ دونوں نے پہلے ہی اس تجویز کے متعلق طے کر لیا ہوا تھا۔ روس بھی چوکنا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی تجویز پیش کر دی۔ جو اس امریکن تجویز سے ملتی جلتی تھی جو مسترد کر دی گئی تھی۔ اصولاً امریکہ کو اس وقت تک جب تک برطانیہ سے کوئی اندرونی تصفیہ نہ ہو جاتا۔ روس کی تجویز کی تائید کرنی پڑتی تھی۔ تاکہ وہ اپنی ترمیم کے متعلق برطانیہ کی رضامندی حاصل کر سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر روس درمیان میں ہوتا۔ تو برطانیہ اور امریکہ اس آسانی سے باہم تصفیہ نہ کر سکتے۔ انہوں نے اتنی جلدی یہ راضی نامہ اس لئے کیا۔ کہ کہیں روس اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ برطانیہ اور امریکہ کے اس اتحاد سے روس کو مونہہ کی کھانی پڑی۔

یہ تو بڑی بڑی طاقتوں کے اپنے مفاد کی باتیں ہیں ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ فلسطین کے یہودیوں اور عربوں کو اس سے کہاں تک فائدہ پہونچنے کا امکان ہے۔ اگر برطانیہ اور امریکہ دونوں نے یہ تجویز اس لئے منظور کی ہے کہ فلسطین میں واقعی امن ہو جائے۔ اور ان کے ارادے نیک ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ اس تجویز سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں۔

برطانوی انتداب اٹھ جانے سے پہلے امریکہ فلسطین میں بزور بازو تقسیم کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر چکا ہوا ہے۔ لیکن اگر اس نے ایام صلح میں کوئی ایسی پالیسی اختیار کی جس سے یہودیوں کی ریاست کا استحکام ہوتا ہو۔ تو یقیناً یہ عارضی صلح کا مہینہ بھی اگر فریقین نے اس کو تسلیم کر لیا رائیگاں جائے گا۔ اور یقیناً اس سے عربوں کو نقصان ہوگا۔ کیونکہ یہودی ضرور اس عرصہ میں اپنی پوزیشن مضبوط بنانے کی کوشش میں مصروف رہیں گے۔ اور چونکہ تمام یورپین اقوام ان کی حمایت پر ہیں وہ اس میں کامیاب ہونگے۔ اس لئے عربوں کے لئے یہ نہائت نازک مرحلہ ہے۔ ان کو نہائت دانشمندی سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ ان بڑی بڑی قوموں نے اب تک اس معاملہ میں سوائے اپنی خود غرضی کے اخلاقی پہلو کو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی نیت درست بھی تسلیم کر لی جائے تو روس اور اس کے ساتھیوں کو عارضی صلح کے دوران میں یہودیوں کو مضبوط بنانے کی کوششوں کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ روس ضرور اس وقفہ سے وہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ جو وہ یو۔ این۔ او میں اپنی تجویز کے فیل ہو جانے کی وجہ سے نہیں اٹھا رکا۔

اگر عرب اور یہودی اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے رضامند ہو جائیں۔ تو برطانیہ اور امریکہ کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ روس کی خاص طور پر نگرانی کریں۔ اور امریکہ کے بارے میں اس بات کا اسی وقت یقین ہو سکتا ہے جب عربوں کو یہ تسلی ہو جائے۔ کہ وہ یہودیوں کو ناجائز ترجیح دینے سے واقعی خود بھی باز آگیا ہے۔ الغرض یہ ایک نہائت دقیق معمہ ہے۔ جسے عربوں کو اپنی رضامندی سے پہلے ضرور حل کر لینا چاہیئے۔ اس وقت عرب ممالک کا کامل متحدہ محاذ ہی ان کو مغربی اقوام کی پیچ در پیچ چالبازیوں کے دام سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ورنہ انہوں نے اگر ذرا کمزوری دکھائی۔ تو ان کا وہی حال ہوگا۔ جس کا ذکر پنجابی کی اس کہاوت میں ہے۔ کہ ایک گھڑی کی غفلت سینکڑوں کوسوں پر ڈال دیتی ہے۔

اختلاف

مغربی پنجاب کی وزارت نے جو تماشہ دکھایا ہے۔ اس کو بچوں کے کھیل سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جب وزراء نے اپنے استعفے داخل کئے تھے۔ تو ہم نے الفضل میں توقعات کا اظہار کیا تھا۔ کہ ملک کے حالات کے پیش نظر اس بات کو کینہ نہیں بنایا جائے گا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی سے پرہیز کی جائیگی لیکن افسوس ہے۔ کہ جو کچھ اب تک ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ ہماری توقعات کے بالکل خلاف ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اور اب اس سے اندازہ لگانا غیر متوقع نہیں۔ کہ یہ چھیڑ چھاڑ اس وقت تک بند نہیں ہوگی۔ جب تک ہمارے ان نمائندوں کو کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے کہ جس وقت انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔

کتنی افسوسناک بات ہے۔ کہ ملک و قوم کی کشتی تو ایک مصیبت کے ایک اتھاہ سمندر کی موجوں سے بڑی تھپیڑے کھا رہی ہے۔ اور ہمارے ناخدا ایک دوسرے کے دست و گریبان ہو کر گستاخیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ متخالف پارٹیوں میں کوئی سیاسی یا اصولی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ملک کے سیاسی حالات کو اپنے ذاتی اغراض کی افتاد پر قربان کیا جا رہا ہے۔ جھگڑا یہ نہیں ہے۔ جیسا کہ آزاد ملک کے راہنماؤں میں ہونا چاہیئے۔ کہ کون پارٹی ملک و قوم کے لئے زیادہ اچھا پروگرام رکھتی ہے۔ بلکہ جھگڑا صرف ان لاڈلے بچوں کی طرح کا ہے۔ جن میں بلوغت اچھائی اور برائی کا احساس ابھی نشوونما ہی نہیں پا چکا ہوتا۔ بلکہ ذرا ذرا سی خلاف مزاج بات ایک دوسرے سے بگڑ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جوش میں آکر کہہ اٹھتے ہیں کہ کھیلینگے۔ اور کھیلنے دینگے۔ اور بات بھی یہی درست ہے کہ ہمارے ملک کو چونکہ ابھی نئی نئی آزادی حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے عوام کی طرح ہمارے راہنماؤں کو بھی ابھی سیاسی زندگی کا کوئی خاص تجربہ نہیں۔ چنانچہ جو لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس کل ہوا ہے۔ اس کی کارروائی دیکھ کر ہر کوئی یہی نتیجہ نکالے گا کہ ہمارے نمائندوں کی سیاسی ذہنیت ابھی ابتدائی مراحل سے تجاوز نہیں کر سکی۔ کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ یہ ہمارے نمائندے اس اجلاس سے ہی تجربہ حاصل کر لینگے۔ اور بجائے باہمی آویزش میں وقت ضائع کرنے کے ملک و قوم کے ٹھوس کاموں کی طرف متوجہ ہوں گے۔

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں ان کے مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۸ء ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان واقفین کی باعزت رہائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کی یہ مصیبت ٹال دے۔ اور انہیں باعزت بری فرما۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالرحیم محمد احمد آباد سٹیٹ

خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ

از صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے مواقع پر ہر سال خدام کی مجلس شوریٰ
ن منعقد ہوتی رہی ہے۔ گزشتہ سال حالات کے نامساعد ہونے کی وجہ سے اجتماع
ہیں ہو سکا۔ چونکہ مجلس کے آئندہ پروگرام کے متعلق فوری مشورہ کر کے اس پر عمل در آمد کرانا
دی ہے۔ اس لئے مجلس عاملہ
نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۳ ماہ حال
بروز اتوار صبح ۷ بجے رتن باغ
ہور میں شوریٰ کا اجلاس بلایا جائے
جلاس میں شمولیت کے لئے دعوت نامے
بھجوائے جا چکے ہیں۔ ممکن ہے کسی
کے چٹھی نہ پہونچی ہو۔ اس لئے
ریعہ اخبار بھی اعلان کیا جا رہا ہے
ہ ان تمام مقامات سے جہاں مجالس
قائم ہیں صرف ایک ایک نمائندہ شمولیت
کے لئے ۱۲ جون کی شام تک ضرور
ہور پہنچ جائے۔ اور ایسے مقامات
ہاں ابھی تک باقاعدہ مجلس قائم
ہیں ہوئی لیکن وہاں احمدی نوجوان
وجود ہیں۔ وہاں کی انجمن ہائے احمدیہ
سے استدعا ہے کہ ایک ایک نمائندہ
ور بھجوا دیں جزاکم اللہ
در مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳
یکلوڈ روڈ لاہور

جلسہ لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان کا جلسہ

۲۲ مئی بروز اتوار چھ بجے شام رتن باغ لاہور میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ منعقد ہوا۔
تلاوت و نظم کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے سورۃ غاشیہ کی چار آیات کی تفسیر
بیان کی۔ اس کے بعد محترمہ تنویر الاسلام صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ دین کے معاملہ
میں عورتوں اور مردوں کے فرائض برابر ہیں۔ قرون اولےٰ کی مسلم خواتین نے بچوں کی تربیت
کے علاوہ دینی فرائض کو بھی احسن
طور پر انجام دیا۔ مثلاً صحابیات
نے قریش میں تبلیغ کی۔ جنگ میں
حصہ لیا۔

ان کے بعد امۃ الرحمٰن صاحبہ نے
تبلیغ کی اہمیت کے ماتحت بتایا۔ کہ
انبیاء علیہ السلام نے اپنی جانوں کو خطرے
میں ڈالتے ہوئے لوگوں کو خدا تعالےٰ
کا پیغام پہونچایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے
ہر قسم کی مخالفت کے باوجود کفار
میں تبلیغ کی۔ شوق تبلیغ صرف مردوں
تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ صحابیات
نے بھی تبلیغ کی۔ حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے
ہیں۔ کہ اگر مسلمان تبلیغ کے فریضہ
کو سمجھتے۔ تو آج ہندوستان میں اتنے
ہندو نہ ہوتے۔ اس لئے تبلیغ کرنا
ہر مرد و عورت پر لازم ہے۔

اس کے بعد محترمہ مولہ صاحبہ نے
"قادیان کی واپسی کس صورت میں ہو سکتی
ہے" کے عنوان پر اپنا مضمون پڑھ
کر سنایا جس میں بتایا کہ ہم جب تک
اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ
کریں گے۔ اس وقت تک ہم قادیان
واپس نہیں لے سکتے۔

اس کے بعد محترمہ جنرل سیکرٹری
صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی
جس میں آپ نے بتایا کہ لجنہ اماء اللہ قادیان
کو قائم ہوئے قریباً ۱½ ماہ کا عرصہ
گزر چکا ہے لیکن ابھی تک نمایاں کامیابی
معلوم نہیں ہوتی۔ اگر ہم اب بھی سستیوں
کو نہ چھوڑینگے۔ اور اپنی غفلتوں سے
بیدار نہ ہونگے۔ تو پھر ہم کامیابی کا منہ
کس طرح دیکھ سکتی ہیں۔ وقت کی پابندی
پر آپ نے بہت زور دیا۔ قرآن کریم کا
ترجمہ اردو لکھنا پڑھنا اور اپنے مذہب کے موٹے موٹے مسائل معلوم کرنے کی طرف خاص
طور پر توجہ دلائی۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان

آپ کی تلاش ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ

(۱) کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں

(۲) کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے۔ تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

(۳) کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں؟ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا

(۵) کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

(۶) کیا آپ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں۔ اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے۔ اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے۔ اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر آپ سب سے منوا لیں۔ کیونکہ آپ سچے ہیں۔

(۸) آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں۔ کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں۔ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمد

قابل رشک زندگی

اس شخص کی زندگی کتنی قابل رشک ہے جو
، قادیان کی مقدس بستی میں اپنی
ندگی کے دن گزارتا ہے۔
، مسجد مبارک بہشتی مقبرہ اور
ت الدعا کی برکات سے مالا مال
ہو رہا ہے
، زندگی کا آخری حصہ ذکر الٰہی اور
بادت میں گزارتا ہے
) جو یہ چاہتا ہے کہ ان حالات میں
قادیان پہنچنا مشکل ہے۔ اس کی
ی آرامگاہ حضرت مسیح موعود علیہ
صلوٰۃ والسلام کے قدموں میں ہو۔
) قادیان رہ کر اپنے نام کو ہمیشہ
کے لئے زندہ کرتا ہے۔

ایسے دوست جو اس قابل رشک زندگی کے خواہاں ہوں فوراً دفتر آبادی و حفاظت جودھامل
بلڈنگ لاہور میں خاکسار کو اطلاع دیں۔

خاکسار ابو المنیر نور الحق

ہجرت

(از مکرم غلام مرتضیٰ خاں صاحب کنری سندھ)

انبیاء کی بعثت سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جس کو دنیا میں المدبرات امراً کا مقام حاصل ہو یعنی اس قوم کو دنیا کی حکومت دی جائے۔ اور یہ قوم حکومت کو ایسے تدبر سے چلائے کہ خدا تعالیٰ کی امانت اور نعمتیں مخلوق خدا میں عدل اور انصاف سے تقسیم ہوں دنیا میں ایسا امن قائم ہو جائے۔ کہ لوگوں کی خداداد طاقتیں ترقی کریں۔ نیز ایسے حالات اور واقعات پیدا ہوں۔ جن میں لوگ عبادات بجا لاکر اور دین قصہ پر عمل کر کے اپنے معبود حقیقی سے تعلق پیدا کر لیں۔ عرفان اور معرفت کے راستے ان کے لئے کھل جائیں وصال یار حاصل ہو۔ اور زندگی کا گوہر مقصود دستیاب ہو جاوے

نبی مبعوث ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الست بربکم کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ جس کی گونج اکناف عالم میں پھیل جاتی ہے۔ تب سعید روحیں قالو بلیٰ کہتی ہوئیں اس کی طرف دوڑی آتی ہیں۔ اور اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں نبی ان روحوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے اکٹھا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تا ہم دنیا سے شیطان کی حکومت کو ختم کر کے رحمٰن کی حکومت قائم کریں۔ دنیا سے گناہ کے اندھیرے کو دور کریں اور اللہ تعالیٰ کے نور کی شمع کو روشن کریں جس کی روشنی میں لوگ صراط مستقیم پر چل کر اپنی زندگی کی منزل مقصود کی طرف سفر اختیار کر کے کامیابی حاصل کریں۔

تب یہ سعید روحیں اپنی زندگی کو نبی کے ہاتھ میں دیدیتی ہیں۔ تا وہ ان کی اصلاح کر کے انہیں مدبرات امراً کے مقام پر پہنچا دے۔ اس مقام پر پہنچنے کے لئے وہ پہلے والنزعٰت غرقاً بنتے ہیں۔ یعنی ان کی عقل ان کے نفس کے گھوڑے کی لگام خوب زور سے قابو کر کے پکڑ لیتی ہے۔ جب نفس غلطی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو عقل شاہ سوار کی طرح جو کہ ہر وقت چوکس ہوتی ہے۔ نفس کے شاہ زور گھوڑے کی لگام پوری طاقت سے کھینچ کر اس کا منہ سیدھے راستہ کی طرف پھیر دیتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مومنین کے دلوں میں جو جذبات خواہشات اور خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ عقل نبی کی تعلیم کو مدنظر رکھ کر ان کا موازنہ کرتی ہے۔ اور انسانی اعضاء کو صرف ایسا عمل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ جو خدا اور خدا کے رسول کے منشاء کے مطابق ہوں۔ اس قسم کی لگاتار مشق کے ذریعہ نفس کا گھوڑا ادھر جاتا ہے۔ اور خود بخود سیدھے راستہ پر ٹھیک ٹھیک چلنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ یعنی نفس پھر نیکی کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اور ایسے والنٰشطٰت نشطاً کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور نفس نشاط خاطر سے نیک کام کرتا ہے۔ خدائی سلسلہ کی خدمت اور قومی ترقی کے کاموں میں اسے خوشی اور لذت حاصل ہوتی ہے۔

پھر والسّٰبحٰت سبحاً کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی قومی خدمت کرتے وقت کئی قسم کی اس کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ اس کے خلاف الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور اسے بدنام کرنے اور تکلیف پہنچانے کے لئے لوگ مختلف قسم کے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ مگر وہ خدا کے بندے اپنی دھن میں دیوانہ وار اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ اور خدمت اسلام کرتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کا قدم اور آگے بڑھتا ہے۔ وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جائیں۔ اور تاک میں لگے رہتے ہیں۔ جب کوئی نیکی اور قربانی کرنے کا موقع نکلتا ہے۔ تو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں جیسے سفر کے دوران میں تیز رفتار گھوڑا یہ برداشت نہیں کرتا۔ کہ دوسرا گھوڑا مجھ سے آگے نکل جائے۔ اور سب سے آگے رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کوئی دوسرا گھوڑا اس کے آگے گردن نکالتا ہے۔ تو اس کو گرمی آجاتی ہے۔ اور لگام کو جھٹکا مار کر تیر کی طرح آگے نکل جاتا ہے۔ یہی صفت ان لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہے اپنی ہوا و ہوس کو بالکل چھوڑ جاتے ہیں۔ صرف دین اور قوم کی خدمت ان کے پیش نظر ہوتی ہے موقع نکلنے پر تیر کی طرح آگے نکلتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت یہ فالسّٰبقٰت سبقاً کے مقام پر ہوتے ہیں جب یہ اس حالت پر قائم ہو جاتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو دنیا کی حکومت کی باگ ڈور سنبھال دیتا ہے۔ پھر یہ ایسے تدبر اور عدل و انصاف سے اللہ تعالیٰ کی امانت کو سنبھالتے ہیں۔ کہ یہ ان کی حکومت خود اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوتی ہے کیونکہ ان نیک لوگوں میں نبی کی صحبت اور فیوض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں ان کی حکومت ایسی عدل۔ امن اور مخلوق خدا کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔ کہ لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ خود خدا ہم پر حکومت کر رہا ہے۔ اور دنیا میں سے شیطانی حکومت اکھڑ گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔

اب جب کہ نبی کی جماعت، مدبرات امراً کے مقام کی طرف آ رہی ہوتی ہے۔ تو بعض رکاوٹیں اس کی رفتار کو سست بنا دیتی ہیں۔ اور بعض دفعہ جمود کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ رکاوٹیں مندرجہ ذیل قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) جماعت میں بعض منافقین شامل ہو جاتے ہیں۔ جن کا وجود نبی کی جماعت کے لئے نقصان رساں ہوتا ہے۔ کئی طریقوں سے جماعتی ترقی میں یہ لوگ روک بنتے ہیں۔

(۲) لوگ ایک جگہ زیادہ دیر امن سے رہنے کی وجہ سے آرام طلب ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی اشیاء کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ جن سے دنیادار لوگ آرام حاصل کرتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے باہر جانا اور تکلیف برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔

(۳) مرکز اسلام میں اسلامی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے کی بجائے بعض لوگوں کی طبیعت کا رجحان زیادہ مال دولت پیدا کرنے کی طرف ہو جاتا ہے۔ وہ تجارتوں اور دوسرے کاموں میں زیادہ انہماک کر لیتے ہیں۔

(۴) بعض ایسے امور بھی پیدا ہو جاتے ہیں جس سے اخوت اسلامی اور بنیان مرصوص کی حالت کو بھی نقصان پہنچنا شروع ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایسے واقعات پیدا کر دیتا ہے۔ کہ نبی کی جماعت کو اپنے مرکز میں ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ہجرت کرنی پڑتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ جاتی ہے۔ اس ہجرت کے واقعہ سے نبی کی جماعت کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) ان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ اپنے نفس کی اصلاح بہت تیزی سے کرتے ہیں۔

(۲) دلوں میں محبت الٰہی کا ایک خاص جوش پیدا ہوتا ہے۔ دل کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایسے سوز اور گریہ و زاری سے دعائیں کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل جاتا ہے۔ جیسے ماں بچے کو بے کلی کی حالت میں روتے دیکھ کر بے چین ہو جاتی ہے۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ اور بچے کی طرف دودھ پلانے کو دوڑتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے کے نالے سن کر اس کی طرف بارش کی طرح اترتی ہے۔ اور اسے اپنے فضل رحمت اور برکات سے مالا مال کر دیتی ہے جو منازل اس نے برسوں میں طے کرنے تھے۔ دنوں اور گھنٹوں میں طے ہو جاتے ہیں اور مدبرات امراً کے مقام کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔

(۳) بھائی بھائی کا ہمدرد بن کر ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ مصیبت کے ایام میں کثرت سے اخلاق فاضلہ کو ابھرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیر خواہی میں دیوانہ وار حصہ لیتے ہیں۔

(۴) چونکہ جماعت کو دور دور پھیلنا پڑتا ہے۔ اسلئے نبی کا لایا ہوا نور جو مومنین نے اکتساب کر لیا ہوتا ہے ان کے پھیلنے سے وہ بھی دور دراز جگہوں میں کثرت سے پھیلتا ہے۔ اور دنیا کے کنارہ تک مخلوق خدا اس سے مستفیض ہوتی ہے۔ تبلیغ حق کثرت سے باہر پھیلتی ہے جو پہلے مرکز میں زیادہ مرکوز ہوتی ہے۔ مومنین کے اخلاق فاضلہ اور علوم کے اثرات سے لوگ فائدہ اٹھا کر کثرت سے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ جماعت بہت جلد ترقی کرتی ہے۔ ہجرت کے بعد دین بہت زیادہ پھیلتا ہے۔ اس طرح جماعت کی عزت اور اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

(۵) منافقین چونکہ اپنے مخصوص فوائد حاصل کرنے کے لئے مرکز میں جا کر شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ جماعت کی مصیبت کو دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ ہمیں اب وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ جماعت کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جماعت ان کے ناپاک وجود سے پاک ہو جاتی ہے۔ جماعت ان کی رخنہ اندازیوں سے محفوظ ہو کر تنظیم اور دوسری جماعتی ترقی کے کاموں میں بڑھ کر کام کرنے میں آگے بڑھ جاتی ہے۔ دوست اور دشمن کا فرق مصائب میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کے اخلاص والے لوگ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کام آسان ہو جاتا ہے۔

(۶) جماعت علمی اور عملی میدان میں بہت ترقی کر جاتی ہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ گھر سے باہر نکل کر جماعت کو ضروریات بھی قسم قسم کی در پیش آتی ہیں۔ اس لئے لوگوں کو ان کے مطابق علوم حاصل کر کے ان کاموں کو عملی طور پر کرنے کا میدان مل جاتا ہے ہجرت کے بعد ہماری جماعت نے بھی ان فوائد اور موقع سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور یہ فوائد نمایاں ہو رہے ہیں۔

(۷) جس علاقہ میں جماعت پہلے قائم ہوتی ہے۔ وہاں تبلیغ کے ذریعہ کفار پر اتمام حجت کر دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ ان مخالفین اسلام کو اب بڑی سزا ملنی چاہیئے۔ تو اس وقت مومنین کو اس جگہ سے نکال لیتا ہے۔ جب مومن وہاں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر مجموعی طور پر اس علاقہ پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بدبخت قوم کی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔ کہ جب نبی اور اس کی قوم اس علاقہ سے نکل گئی۔ تو پھر عذاب نازل ہوا۔ جیسے مثلاً حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے۔

اس طرح خود ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی اب وہ گھڑی قریب آگئی ہے کہ مکہ والوں پر عذاب عظیم نازل ہو۔ اس کا نشان یہ ہے۔ کہ ان پر سے چاند علیحدہ ہو گیا ہے۔ یعنی جب تک حضرت نبی کریم مکہ والوں میں موجود رہے۔ وہ بڑا عذاب نہیں آیا۔ اب چونکہ چاند ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اب ان پر عذاب عظیم نازل ہوگا۔ اور اسی طرح ہوا۔

ایک اور اسی قسم کا واقعہ دہلی کے شاہی قلعہ کا ہے۔ مسلمانوں کے زمانہ میں ایک بزرگ دہلی میں رہتے تھے۔ جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ ان کا ایک شاگرد قلعہ شاہی میں ملازم تھا۔ اور وہاں ہی رہتا تھا۔ اس نے قلعہ میں قسم قسم کے گناہ ہوتے دیکھ کر اپنے استاد صاحب سے عرض کی۔ کہ میں ملازمت چھوڑنا چاہتا ہوں۔ مگر بزرگ انہیں یہی نصیحت کرتے۔ کہ ملازمت جاری رکھو۔ آخر ایک روز تنگ آکر شاگرد نے تمام حالات اپنے استاد کو سنائے۔ کہ وہاں پر کیسے کیسے گندے کام ہوتے ہیں۔ اس پر استاد نے فرمایا۔ کہ اب آپ ملازمت چھوڑ کر قلعہ سے باہر آجائیں۔ الغرض جس روز شاگرد قلعہ سے وہ ملازمت چھوڑ کر باہر آگئے۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ تمہاری وہاں پر موجودگی کی وجہ سے عذاب الٰہی رکا ہوا تھا۔ اب قلعہ والوں پر عذاب آجائے گا۔

اب اخیر میں اہم سوال یہ ہے۔ کہ ہمارا مقدس مقام قادیان دار الامان ہمیں کس طرح واپس ملے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کہ تمہارا امام تمہاری ڈھال ہے۔ اس کے پیچھے ہو کر اسلام کی خاطر جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے لئے امتحان ایسا مشکل پیدا کیا ہے۔ تو دنیا ہی بڑی عالی شان والا خلیفہ اور امام بھی عطا کیا ہے۔ اور ہمارا امام ہمیں گر بھی ایسے ایسے بتاتا ہے۔ کہ جن پر عمل کرنے سے کامیابی یقینی ہے۔

(۱) پہلا گر ہمارے امام نے یہ بتایا ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد قرآن سیکھے۔ قرآن نہیں آسکتا جب تک انسان اپنا ظاہر و باطن پاک نہ کرے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنا ظاہری بدن بھی پاک و صاف رکھیں۔ اور دل کی صفائی بھی کریں۔ جوں جوں ہم دل کی صفائی زیادہ کرتے جائیں گے۔ نور قرآن بھی زیادہ سے زیادہ اس میں داخل ہوتا جائے گا۔

(۲) نمازیں باجماعت اور خشوع و خضوع سے ادا کی جائیں۔ نماز باجماعت میں بہت برکتیں ہوتی ہیں جماعت کو اس کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے سارا زور جوں والی نماز مکمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ان کو مدنظر رکھ کر نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ آج کل مصیبت کے دن ہیں نماز تہجد کا التزام بھی ضروری ہے۔ اس وقت کی دعا میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر سنتا ہے۔

(۳) تیسری نہایت ضروری بات ہمارا امام فرماتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو محمدی رنگ میں رنگین کرو۔ اور اپنے اپنے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے ہر فرد جماعت محمدؐ بن جائے۔ اور دین اسلام کی ترقی کے لئے ہر فرد میں محمدیؐ کمالات نمایاں ہوں۔ دین ہو من کی قوت قدسیہ سے پھیلتا ہے۔ دنیا میں اسلام مسلمان بادشاہوں کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ بلکہ دین پھیلا حضرت محی الدین ابن عربی کے ذریعہ۔ دین پھیلا حضرت سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ دین پھیلا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ اسی طرح دین پھیل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ آپ فرماتے ہیں۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

گو دنیا میں آج وہ کرامتیں جو اسلام کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں مفقود ہیں۔ مگر اے لوگو ہماری طرف آؤ ہم نے محمدؐ کی غلامی کو اختیار کر لیا ہے۔ ہم تمہیں وہ کرامات دکھاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت امام وقت نے اس سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ تم اپنے اندر اس طرح محمدؐ کی کمالات و صفات پیدا کرو۔ کہ تمہارے اپنے وجود سے کرامات ظاہر ہوں تمہیں یہ ضرورت نہ ہو۔ کہ کسی دوسرے بزرگ کی مثال دیکر اسلامی کمالات ظاہر کرو۔ بلکہ تمہارا اپنا وجود ایسا ہو۔ کہ جس سے اسلامی کرامات ظاہر ہوں خود خدا تمہارے وجود سے ظاہر ہو۔ تمہارا اپنا وجود شاہد ہو۔ کہ خدا مومنوں سے کلام کرتا ہے۔ خدا اسلام پر عمل کرنے والوں پر اپنے فضل اور رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں نازل کرتا ہے۔ جب تمہارا وجود یہ مقام حاصل کرلے گا۔ تو شیطان تمہارے سامنے موم کی طرح پگھل جائے گا۔ مخلوق خدا کے دلوں پر جو اس کا اثر چڑھا ہوا ہے اتر جائے گا۔ لوگ تمہارے ذریعہ کثرت سے داخل اسلام ہوں گے۔ دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔ اب صرف تمہارا کام باقی ہے۔ اپنے اندر جوہر پیدا کرو۔ خدا انعام لئے تیار بیٹھا ہے۔

بھڑکا رہی ہے شمع جہاں کی روشنی یک دم
عدم سے ہوئے ہستی جب کوئی پروانہ آتا ہے

(۴) چوتھے ہمارا امام فرماتا ہے۔ کہ اگر جنگ کی ضرورت پڑی تو لڑنا پڑے گا۔ اس لئے اپنے آپ کو جنگ کے لئے بھی ضرور تیار کرنا چاہیئے۔ ورزش کرنی چاہیئے۔ جنگی ٹریننگ حاصل کرنی چاہیئے سامان حرب کا استعمال سیکھنا چاہیئے فوجی ڈسپلن کو اپنے اوپر وارد کرنا چاہیئے اپنی صحتیں اچھی بنانی چاہئیں۔ دنیا ہمارا جنگی جوہر دیکھ کر حیران ہو جائے۔ ہر میدان میں فتح حاصل ہو۔ اور ہر جگہ کمان احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ یہ سب کچھ محنت۔ عمل اور قربانی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ ہم میں ہر قسم کی خوبیاں پیدا کردے۔ خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلد از جلد ایسے حالات پیدا کر دے۔ کہ ہمارا مقدس مقام ہمیں بہت جلد واپس مل جائے۔ مومن مسیح موعود علیہ السلام کے تخت گاہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر تسکین سے گامزن ہوں۔ اور ہمیں بہت جلد مسجد مبارک اور اقصیٰ کا مقام حاصل ہو جائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار بندہ غلام مرتضےٰ خان۔ مینیجر کارخانہ روئی۔ کنری سندھ)

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی صحت کیلئے دعا

مولوی غلام رسول صاحب مبلغ امریکہ کا لندن میں دو دفعہ T. B کی وجہ سے اپریشن ہوا ہے خدا کے فضل سے صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب اُن کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (وکیل التبشیر)

احباب جماعت احمدیہ فلسطین کیلئے دعا

احباب جماعت کا فرض انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ ان شورش اور فسادات کے دنوں میں مبلغین فلسطین۔ شام۔ شرق الاردن اور اُن علاقوں کی جماعتوں کے واسطے خیر و عافیت کی دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

نہایت قیمتی لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل نہایت قیمتی لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اسے منگوا کر کثرت سے تقسیم کرائیں۔

۱۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ از سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قیمت فی سینکڑہ -/۸/۴ روپے۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

(۲) آخر ہم کیا چاہتے ہیں۔ منقول از اخبار الفضل مورخہ ۵ رمئی ۱۹۴۸ء قیمت فی سینکڑہ چار روپے چار آنہ۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

(مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ۱۳ میکلیگن روڈ۔ لاہور)

”نور“ کب شائع ہوگا!

دوست یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ خدا کے کرم سے ”نور“ کا ڈیکلریشن منظور ہو چکا ہے۔ ایک اور صاحب نے بھی نور کا ڈیکلریشن دے رکھا تھا۔ اس کے فیصلہ نے کافی وقت لیا۔ الحمد للہ کہ گورنمنٹ نے میرے حق میں فیصلہ دیا۔ کیونکہ نور قریباً چالیس سال سے جاری تھا اب انشاء اللہ جلد ہی نور دوستوں کے پاس پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ نور کے لئے ایک بہترین خوشنویس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حسب ذیل پتہ پر ملیں منیجر اخبار نور ۱۳ کورٹ اسٹریٹ متصل عدالت ججی لوئرمال لاہور۔

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کی ڈسپنسری کے لئے ایک سند یافتہ ڈسپنسر کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے نام آنی چاہئیں۔

درخواست دعا!

میرا نوجوان لڑکا عزیزی نور علی چار ماہ سے بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔
(خاکسار حکیم یوسف علی مفرح حیات، دواخانہ فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

درخواست دعا

میری بیوی کو پہلے سے ہی بیمار رہی ہے۔ مگر لاہور آنے پر زیادہ بیمار ہو گئی ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (قاضی محمد صدیق انصاری کاتب دفتر روزنامہ اخبار الفضل لاہور)

قادیان کی مساجد اور اُن کی موجودہ حالت

اسوقت تئیس ۲۳ مسجدوں میں سے صرف چار احمدیوں کے قبضہ میں ہیں

چونکہ اسلامی تنظیم کے ساتھ مساجد کا وجود لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ قادیان کے ہر محلہ میں کم از کم ایک مسجد موجود تھی۔ جس میں باقاعدہ پانچ وقت باجماعت نماز ہوتی تھی۔ اور یہ مساجد مقامی تنظیم کے مراکز کا کام دیتی تھیں۔ جس وقت گذشتہ فسادات کے قیامت خیز حالات کے بعد جماعت احمدیہ کے بیشتر حصہ کو قادیان خالی کرنا پڑا۔ اس وقت قادیان میں تئیس مسجدیں تھیں۔ جن میں سے انیس جماعت احمدیہ کے استعمال میں تھیں اور چار دوسرے مسلمانوں کے استعمال میں تھیں اور قادیان کی وسیع عیدگاہ ان مسجدوں کے علاوہ تھی۔ لیکن فسادات کے نتیجہ میں ان تئیس ۲۳ مسجدوں میں سے اب صرف چار مسجدیں جماعت احمدیہ کے قبضہ میں ہیں اور باقی پندرہ احمدی مسجدیں اور کل کی کل غیر احمدی مسجدیں اس علاقے میں واقع ہیں۔ جو فی الحال غیر مسلموں کے قبضہ میں جا چکی ہیں۔ جو مسجدیں اسوقت آباد ہیں اور ان پر جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قبضہ ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) **مسجد اقصیٰ** جس میں جماعت احمدیہ کا مینارۃ المسیح واقع ہے اور جو قادیان کی جامع مسجد سمجھی جاتی ہے۔ یہ مسجد ایک طرف احمدی آبادی کے ساتھ لگتی ہے اور دوسری طرف قادیان کے ہندو بازار کیساتھ ملحق ہے۔

(۲) **مسجد مبارک**:۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانئے سلسلہ احمدیہ کے مکان کیساتھ متصل ہے۔ اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۳) **مسجد محلہ ناصر آباد**:۔ جو مقبرہ بہشتی کے قریب ترین محلہ ناصر آباد نامی میں واقع ہے

(۴) **مسجد فضل**:۔ جو قادیان کے محلہ ارائیاں کے ساتھ لگتی ہے اور اس جہت میں احمدیوں کے مقبوضہ علاقہ کی آخری حد پر واقع ہے۔

ان چار مسجدوں کے سوا قادیان کی باقی سب مسجدیں اسوقت ایسے علاقہ میں ہیں جو سکھوں اور ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ ہمارے دوست کبھی کبھی پولیس کی معیت میں اس علاقہ میں جاتے ہیں اور مسجدوں کی صفائی کرکے اپنے محلہ میں واپس آجاتے ہیں بعض مسجدوں کے مینار مسمار شدہ ہیں۔ اور بعض میں سکھ پناہ گزین بھی آباد ہو جاتے رہے ہیں اور ایک مسجد پر یہ نوٹس بھی لگا ہوا دیکھا گیا ہے کہ یہ آریہ سماج کا مندر ہے۔ مگر بعد میں ہمارے احتجاج پر اس نوٹس کو ہٹا دیا گیا۔ بعض مسجدوں میں جانور بھی بندھے ہوئے پائے گئے۔

بہرحال یہ ایک امتحان کا وقت ہے۔ جو خدا نے چاہا تو جلد گذر جائے گا۔ مگر اسوقت مجھے یہ بتانا مقصود ہے کہ خدا کے فضل سے لُٹتے ہماری فسادات اور کشت و خون کے بعد بھی قادیان کی چار مسجدیں یعنی خدائے ازلی کے نام پر وقف شدہ چار گھر توحید کے نام لیوؤں سے آباد ہیں اور شرک کے اس وسیع سمندر میں آج بھی ان چار خوردبینی جزیروں سے ۵ وقت توحید کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اور کچھ بھٹکی ہوئی عورتیں اور کچھ اغوا شدہ لڑکیاں اور لُٹی جبر و تشدد کے ماحول میں گھرے ہوئے ضعیف مرد ان اذانوں کی آواز سنکر گرتے پڑتے چھپتے چھپاتے ہماری آبادی میں پہنچکر پناہ حاصل کرتے ہیں۔

دنیوی سامانوں کے لحاظ سے شاید نہ مگر روحانی اسباب کے ماتحت یقیناً یہ چار مسجدیں اسلام اور احمدیت کی آئندہ تعمیر کے لئے چار کونے ثابت ہونے والی ہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

قادیان میں جنازہ غایب

۲ مئی جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں ذیل کے جنازے پڑھے گئے۔

(۱) مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا پوتا عزیز عبد المالک کوئٹہ میں موٹر سائیکل کے حادثے سے جان بحق ہو گیا۔ اس بائیس سالہ نوجوان کی اچانک وفات پر بھائی جی نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ بلکہ تار کے ذریعہ اپنے بچوں کو بھی صبر کی تلقین کی اور آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں اس موضوع پر ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔ فرماتے ہیں۔ کہ عزیز آپ کے ہمراہ قادیان آنے کا خواہشمند تھا۔

(۲) مکرم منشی محمد طفیل صاحب درویش قادیان کے والد بزرگوار چوہدری فیض احمد صاحب مہاجر نمبردار ڈیرہ والہ داروغہ ضلع گورداسپور موضع جبتر والی ضلع سیالکوٹ میں بیکسی کی حالت ماہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں فوت ہوئے۔

(۳) مولوی بشیر الدین صاحب اکبر پوری یو۔پی۔ شدھی کے ایام میں علاقہ ملکانہ میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ تبلیغ کا شوق رکھنے والے مخلص احمدی تحریک جدید میں باقاعدہ حصہ لینے والے احمدی تھے۔ ہر جلسہ سالانہ پر معہ اہل و عیال قادیان آیا کرتے تھے ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو کانپور شہر میں فوت ہوئے۔

(ملک صلاح الدین ایم اے از قادیان)

ضروری اعلان

گوادر میں ایک ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ساڑھے چار صد روپے تک دیجا سکتی ہے۔ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہوگی۔ اسی طرح وہاں ایک کمپونڈر کی بھی ضرورت ہے

گوادر ساحل مکران پر ایک بندرگاہ ہے اور کراچی سے بصرہ جانے والے جہاز اس بندرگاہ پر ٹھہرتے ہیں۔ اگر کسی دوست کو وہاں ملازمت کی خواہش ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست دے دیں

مسٹر عبد الرحمٰن خان صاحب ایڈمنسٹریٹو افسر گوادر براستہ کراچی" (ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے شیخ غلام رسول صاحب جو پہلے ڈلہوزی میں اور بعد میں یتیم نگر ضلع امرتسر میں پوسٹ ماسٹر تھے کا پتہ درکار ہے۔ خاکسار عبد المجید خان آف ویرووال ... (ضلع) ...

بعدالت صاحب سینئر سب جج بہادر کیمبل پور

سردار دوست محمد خان ولد سردار سردار خان محمد کور ساکن ٹھٹہ تحصیل پنڈی گھیب مدعی

بنام رامچند ولد رام دتہ شاہ وغیرہ مدعا علیہم

نوٹس بنام:۔ رامچند[1] ولد رام دتہ شاہ۔ سیتا[2] رام ولد گوکل چند قوم کھتری سکنائے ٹھٹہ و رام لال[3] ولد گوردا س قوم کھتری۔ پٹرول ایجنٹ ریلوے اسٹیشن سیال تحصیل پنڈی گھیب مدعا علیہم :: نمبر مقدمہ ۵۸۹ بابت سال ۱۹۴۷ء

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران کے نام کئی بار سمنات برائے پیروی مقدمہ عدالت ہذا سے جاری کئے گئے۔ لیکن مدعا علیہم کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مدعا علیہم مذکوران بالا بطرف ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اور وہاں آباد ہیں۔ روپوش ہیں۔ لہذا اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ اگر مدعا علیہم مورخہ ۱۰/۶/۴۸ کو بمقام کیمبل پور حاضر عدالت ہذا ہوکر بذریعہ اصالتاً و کالتاً مختاراً پیروی مقدمہ وغیرہ نہ کی تو ان کی غیر حاضری میں مقدمہ فیصل اور مسموع قرار دیا جاوے گا

آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت)

ہندوستانی جاسوس گرفتار

لاہور یکم جون - حال ہی میں سیالکوٹ کی مقامی پولیس نے ایک اور ہندوستانی جاسوس کو گرفتار کیا ہے - جو اپنا نام ہربنس سنگھ بتاتا ہے - اس گرفتاری سے بہت پہلے سیالکوٹ میں اس قسم کے افراد کی گرفتاریوں کے سلسلے میں منتظم جدوجہد شروع ہے - اس سے دو دن پہلے بھی ایک عبداللہ نامی جاسوس کو گرفتار کیا گیا تھا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے پولیس کے تمام اداروں کو اس سلسلے میں خاص ہدایات جاری کر رکھی ہیں (نامہ نگار خصوصی)

شرومنی اکالی دل کا مطالبہ

امرتسر یکم جون - کل شرومنی اکالی دل نے اس امر کا مطالبہ کیا - کہ مغربی پنجاب سے جو غیر مسلم پناہ گزین مشرقی پنجاب میں آئے ہیں - انہیں اتنی زمین اور جائیداد دی جائے - جس قدر وہ پاکستان میں چھوڑ کر آئے ہیں اس سلسلہ میں دل نے یہ تجویز کیا ہے - کہ حکومت ہندوستان پاکستان کی حکومت سے گفت و شنید کرے - یا تو اس قدر مسلمان مغربی - یو - پی اور صوبہ دہلی سے پاکستان بھیجے جائیں یا پاکستان سے چار یا پانچ اضلاع لئے جائیں -

بیرونی ممالک میں میڈیکل سپیشلسٹ تیار کرانیکی تین سالہ اسکیم
حکومت مغربی پنجاب کا ایک مستحسن اقدام

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— یکم جون

ڈاکٹری کے مختلف شعبوں کے سپیشلسٹ تیار کرنے کی غرض سے حکومت مغربی پنجاب نے ڈاکٹروں کو سمندر پار کے ممالک سے تعلیم و تربیت دلانے کی ایک تین سالہ اسکیم تیار کی ہے - جس کے ماتحت اسوقت تک پانچ امیدوار منتخب ہو چکے ہیں - ادویہ اور جراحی کی ۳۰ مہر شاخوں کیلئے مہارت تامہ حاصل کرنیکی غرض سے ۱۸ ڈاکٹروں کو بیرونی ممالک میں بھجوایا جائیگا - اور امیدواروں کا انتخاب اُن گریجوئیٹوں میں سے ہو گا - جنہیں ریسرچ کا کچھ تجربہ حاصل ہو - یہ امر قابل ذکر ہے - کہ حکومت مغربی پنجاب کی یہ اسکیم مرکزی حکومت کی ڈاکٹری سے متعلقہ اسکیموں سے مختلف ہے اس اسکیم کے ماتحت ضمنی طور پر کے - ای - کالج اور میو ہسپتال لاہور میں بھی سپیشل ٹریننگ کا اہتمام کیا جا رہا ہے - ان کے علاوہ لاہور کے دیگر تعلیمی طبی اداروں میں بھی جونیئر ڈاکٹروں کو تین سال تک ڈاکٹری کے مختلف شعبوں کی ٹریننگ دی جائیگی - اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ڈاکٹری کے بہترین ماہرین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں - جنہیں مستقبل قریب ہی میں تمام ضلعوں میں پھیلا دیا جائے گا -

ماسکو ریڈیو کا افغانستان پر الزام

ماسکو - یکم جون - ماسکو ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں حکومت افغانستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ترکمان میں آباد روسی باشندوں کو ترکمان سے نکالنے کے لئے افغانوں کو اس علاقہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیج رہی ہے - یہی وجہ ہے کہ ترکمانیوں میں اب بہت زیادہ تشویش اور سراسیمگی پھیل گئی ہے روس اسے کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا -

پاکستانی یونیورسٹی بورڈ کا قیام

لاہور - ۳ رجون اپنے نامہ نگار سے ——— یکم جون
یونیورسٹیوں میں کامل تعاون و اتحاد قائم رکھنے کیلئے حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے . . . . کہ ایک پاکستان یونیورسٹی بورڈ قائم کیا جائے - جس میں پاکستان کے تمام صوبوں کی یونیورسٹیوں کے تین تین رکن شامل ہوں گے - یہ ادارہ آزاد و خود اختیار ہوگا - ان تین ممبروں میں سے ایک وائس چانسلر ہوا کرے گا اور دوسرے دو ممبر متعلقہ سنڈیکیٹ کے نامزدہ ہوں گے - معلوم ہوا ہے - کہ عنقریب وائس چانسلروں پر مشتمل سٹینڈنگ کمیٹی اس بورڈ کے اختیارات ترتیب دیگی - اس وقت تک جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے - کہ مختلف یونیورسٹیوں میں امتحانات اور تعلیم کے معیار کو قائم رکھنا - ریسرچ کے معاملے میں اتحاد پیدا کرنا - ڈگریوں اور ڈپلوموں کی یکساں قدر و قیمت قائم کرنا - اور باہمی تبادلہ اطلاعات کے علاوہ بیرونی ممالک کی یونیورسٹیوں سے تعلقات استوار کرنا اس بورڈ کے اہم فرائض میں داخل ہوگا -

عارضی صلح کے مطالبہ کو تسلیم کرنے پر عرب ممالک میں اختلافات

قاہرہ یکم جون کاؤنٹ فولک برناڈوٹ جو اقوام متحدہ کی طرف سے فلسطین کے مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ثالث مقرر ہوئے ہیں - آج قاہرہ سے حیفہ پہنچے - آپ نے . . . . قاہرہ میں مصری وزراء کے ساتھ گفت و شنید فرمائی - کل رات آپ نے یہ اعلان کیا تھا - کہ مصری وزراء کے ساتھ فلسطین کے بارہ میں جو مذاکرات ہوئے ہیں - اس وقت تک وہ کامیاب ہیں - قاہرہ کے باخبر شاہدوں کا کہنا ہے کہ سکیورٹی کونسل کے جنگ بند کرنے کے متعلق فیصلہ کو تسلیم کرنے پر عرب ممالک میں کچھ اختلاف خیال پیدا ہو گیا ہے - برطانیہ کی طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے - کہ عرب اس تجویز کو قبول کر لیں - اور فلسطین میں جنگ بند کر دیں -

پنڈت نہرو نے نظام حیدر آباد کی دعوت کو رد کر دیا

حیدر آباد یکم جون - معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو نظام گورنمنٹ کی طرف سے اوٹاکمنڈ سے واپسی پر حیدر آباد آنے کی جو دعوت دی گئی تھی - اسے انہوں نے مسترد کر دیا ہے -

فلسطین کے مسئلہ پر امریکہ سے اختلاف نہیں
مسٹر ایٹلی کا اعلان

لندن یکم جون - آج ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے بتایا - کہ فلسطین کے مسئلہ پر برطانیہ اور امریکہ میں کوئی اختلاف نہیں - آپ نے مزید کہا - کہ آج وزیر خارجہ مسٹر بیون فلسطین کے مسئلہ پر بیان نہیں دے سکتے - کیونکہ سکیورٹی کونسل جنگ کے بند کرنے کے لئے سرگرم کوشش کر رہی ہے

چیکوسلواکیہ میں کمیونسٹوں کا زور

پراگ یکم جون - چیکوسلواکیہ کے انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی کو اسی فی صدی ووٹ حاصل ہو گئے ہیں - کمیونسٹوں کو تین سو کے ہاؤس میں سے ۲۷۰ نشستیں حاصل ہو گئی ہیں -

یو - پی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

لکھنؤ یکم جون - مسٹر اے ایچ لاری کی صدارت میں یو - پی مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا - جس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا - کہ مسلم لیگ کی سرگرمیاں سماجی اور تمدنی سرگرمیوں تک ہی محدود رکھی جائیں - کونسل نے یو - پی لیگ اسمبلی پارٹی کے اس فیصلہ پر بھی مہر تصدیق ثبت کر دی کہ لیگ اسمبلی پارٹی کو توڑ دیا جائے - مزید فیصلہ کیا گیا کہ مسلم لیگ پارلیمنٹری

"ہمیں ہوائی جہاز اور ہتھیار دیئے جائیں" بھٹانی سردار کا مکتوب

لاہور یکم جون - بھٹانی قبیلہ کے سرکردہ سردار صاحبزادہ عبدالحنان نے ایک کھلے مکتوب میں حکومت پاکستان سے استدعا کی ہے - کہ وہ چند ہوائی جہاز اور کچھ توپیں ان کے حوالے کر دے تاکہ وہ ہندوستانی فوجوں سے بہت جلد کشمیر میں حساب چکا دیں - آپ اپنے خط میں فرماتے ہیں - یہ درست ہے - کہ پٹھان اپنے مسلمان بھائیوں کو آزادی کے حصول میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینگے لیکن موزوں فوجی امداد اور اسلحہ کے بغیر شاید پٹھانوں کی یہ قربانی آزادی کے حصول میں انکی ممد نہ ہو ہم سرحدات آزاد کی غاروں سے نکل کر پاکستان کی جنگ کشمیر کی وادی میں لڑ رہے ہیں - اب اس امر کا اندازہ لگانا آپ کا کام ہے کہ ہمیں جدید حالات حرب و ضرب سے اگر لیس کیا گیا - تو ہم پاکستان کی کیا خدمت سرانجام دیں گے -

صوبہ سرحد میں اسلحہ کی فروخت و ساخت بند

پشاور یکم جون - حکومت صوبہ سرحد نے فیصلہ کیا ہے - کہ تا حکم ثانی کسی فرم کو اسلحہ کی فروخت یا تیار کرنے کے لائسنس نہ دیئے جائیں یہ فیصلہ ان ہدایات کی بنا پر کیا گیا ہے جو صوبہ سرحد کو موصول ہوئی ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان نئے قواعد و ضوابط مرتب کر رہی ہے - جن کا اعلان بہت جلد عمل میں لایا جائے گا

مسلم لیگ پارٹی کا ہنگامی اجلاس از صفحہ اول

نازک مرحلے پر اسمبلی پارٹی کو اس درجہ مناقشات کے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا مجھے حیرانی ہے - جب قائد اعظم خود وزارت عظمیٰ پیش کرتے ہیں تو لی نہیں جاتی - جب ممدوٹ صاحب خود پیشکش کرتے ہیں - تو قبول نہیں کی جاتی - پھر قائد اعظم سے پوچھے بغیر ہی استعفے دے دیئے جاتے ہیں - لیکن دکھاوے کے لئے یوں تقریریں کی جاتی ہیں - اور ریزولیوشن بھی پاس کرائے جاتے ہیں - یہ سراسر قائد اعظم کی توہین ہے -

پارٹی کا یہ غیر معمولی اجلاس قریباً ۴ گھنٹے تک جاری رہا - اور بالآخر تان اس فیصلے پر ٹوٹی کہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ بدستور پارٹی کے لیڈر رہیں - اور اب آپ قائد اعظم کے مشورے کے مطابق توسیع کابینہ فرمائیں گے -